05 دسمبر 2012ء

بین الاقوامی استحکام فنڈ نے مائیکروفنانس بینکوں / مائیکروفنانس انسٹی ٹیوشنز کے لیے 632 ملین روپے کی منظوری دے دی: قاضی عبدالمقتدر

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر قاضی عبدالمقتدر نے انکشاف کیا ہے کہ بین الاقوامی استحکام فنڈ (International Strengthening Fund) نے اب تک مائیکروفنانس فراہم کرنے والے اداروں کے لیے 632 ملین روپے کی منظوری دی ہے جن میں بالائی اور درمیانی سطح کے 13 مائیکروفنانس بینک (MFBs) اور مائیکروفنانس انسٹی ٹیوشنز (MFIs) شامل ہیں۔

آج کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں چھٹی پاکستان مائیکروفنانس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی استحکام فنڈ کے انتظامات (برطانیہ کی طرف سے 10 ملین پونڈ کی گرانٹ) کے تحت بین الاقوامی استحکام فنڈ نے اہم شعبوں جیسے انسانی وسائل (ایچ آر)، انفارمیشن ٹیکنالوجی، پراڈکٹ کو ترقی دینے، رسک مینجمنٹ سسٹمز، بزنس پلان اور برانچ لیس بینکاری کی ترقی پر مشتمل سرمایہ کاری کے 20 منصوبوں کے لیے بھی مدد فراہم کی ہے۔ بین الاقوامی استحکام فنڈ کے تحت پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک (پی ایم این) کو بھی تحقیق کرنے اور صنعت کے انفرااسٹرکچر کو ترقی دینے کے لیے مالی مدد فراہم کی گئی ہے جن میں مائیکروفنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو (سی آئی بی) کی لاہور میں ٹیسٹنگ اور قومی سطح پر اسے توسیع دینا شامل ہے۔

انہوں نے کہا کہ مائیکروفنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی (Microfinance Credit Guarantee Facility)، جو 10 ملین برطانوی پونڈ کی سہولت ہے، کے تحت اب تک مائیکروفنانس فراہم کرنے والے چار اداروں کے لیے 6,325 ملین روپے مہیا کیے گئے ہیں تاکہ وہ نئے مائیکروقرضہ لینے والے 2 لاکھ افراد میں تقسیم کیے جائیں۔ جناب قاضی عبدالمقتدر نے کہا کہ آئندہ مہینوں میں اس سہولت کے ذریعے غیر بینک ذرائع سے کمرشل قرضہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ مائیکروفنانس اداروں کے کمرشل سرمائے کے ذرائع کو متنوع (diversify) بنایا جاسکے۔

انہوں نے کہا کہ فنانشل انوویشن چیلنج فنڈ (Financial Innovation Challenge Fund)، جو 10 ملین برطانوی پونڈ کی فیسلٹی ہے، مالی خدمات کی وسیع تر طلب کو پورا کرنے کے نئے طریقے مہیا کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ فنڈ کے پہلے مرحلے کے انعقاد کا مقصد ''گورنمنٹ ٹو پرسنز (G2P) ادائیگیوں'' کو فروغ دینا تھا جو کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے اور اس کے تحت درخواست دینے والے اداروں کو چھ منصوبوں کے لیے 505 ملین روپے فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ فنانشل انوویشن چیلنج فنڈ (Financial Innovation Challenge Fund) کا دوسرا مرحلہ 'دیہی مالی خدمات' کے متعلق ہوگا جس میں زرعی فنانس اور ٹیلی کمیونیکیشن انفرااسٹرکچر کو استعمال کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو مالی خدمات کی فراہمی کے وسیع البنیاد منصوبے شامل ہوں گے جو ان خدمات سے مستفید نہیں ہوسکے۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ خاص طور پر گذشتہ چند برسوں کے دوران مائیکروفنانس کے حوالے سے سرمایہ کاروں کے جوش وخروش میں اضافہ حوصلہ افزا ہے، اور برانچ لیس بینکاری کے روشن امکانات سرمایہ کاروں کو تحریک دے رہے ہیں۔

جناب عبدالمقتدر نے کہا کہ اب ایسے اداروں کی تعداد چار ہوگئی ہے جو برانچ لیس بینکاری کی مکمل خدمات فراہم کرنے کے لیے میدان میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پوری مالی صنعت نے روایتی طریقوں کی مدد سے 65 سال میں تقریباً 11 ہزار آؤٹ لٹ کھولے جبکہ برانچ لیس بینکاری کے محض ڈھائی سال کے مختصر عرصے میں ریٹیل ایجنٹس کی تعداد 30 ہزار سے زائد ہوچکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں 18 لاکھ موبائل بینکاری اکاؤنٹ موجود ہیں، جون 2012ء میں ختم ہونے والی سہ ماہی کے دوران برانچ لیس بینکاری کے صارفین نے 115.3 ارب روپے مالیت کے 2 کروڑ 84 لاکھ سے زائد لین دین کیے، اوسط لین دین 4,065 روپے کا ہوا جس سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیکنالوجی نے بینک خدمات سے محروم طبقے کو بھی 'مالی رسائی' فراہم کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ موبائل فون بینکاری بینکوں اور موبائل نیٹ ورک آپریٹرز دونوں کے لیے مارکیٹ کا ایک نیا پہلو بن کر سامنے آئی ہے۔ ایجنٹوں کا بڑھتا ہوا نیٹ ورک مزید تیزی سے بڑھ کر ملک بھر کے دیہی

اور دور دراز علاقوں تک پہنچے گا۔ اسٹیٹ بینک معاشرے کے سہولتوں سے محروم طبقات کو محفوظ، تیز رفتار اور مؤثر بینکاری کی فراہمی کے لیے برانچ لیس بینکاری کو ایک شاندار موقع تصور کرتا ہے۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ مائیکروفنانس اور برانچ لیس بینکاری کے شعبوں میں جلد ترقی کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ مالی خدمات سے محرومی کا تناسب اب بھی بہت زیادہ ہے۔ فی الوقت مائیکرو کریڈٹ تک 2.3 ملین قرض گیروں کی رسائی ہے، جو اس ٹارگٹ مارکیٹ کے 10 فیصد سے بھی کم ہے جس میں تخمینے کے مطابق تقریباً 30 ملین قرض لینے والے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مالی خدمات سے محرومی کی یہ بلند سطح ملک میں مائیکروفنانس آپریٹرز کو مارکیٹ کے سازگار ماحول سے فائدہ اٹھانے، تیز تر ترقی کرنے اور مجموعی مالی شعبے کا ایک اہم شریک کار بننے کے وسیع مواقع فراہم کرتی ہے جس سے مالی خدمات سے محروم لاکھوں افراد مستفید ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ مائیکروفنانس بینکوں کو برانچ لیس بینکاری جیسی نئی حکمت عملیاں اور انفراسٹرکچر تشکیل دے کر بجٹ میں اضافے اور لاگت کی کمی پر زور دینا چاہیے۔ مزید یہ کہ قرضوں کی فراہمی کا دائرہ وسیع کر کے اس میں مختلف معاشی اور جغرافیائی طبقات کو شامل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اس تمام پیش رفت میں معاونت کے لیے ریگولیٹری ماحول اور بازار میں مداخلت (market intervention) کے اقدامات جاری رہیں گے۔

☆☆☆